نکل بینظیر اور وہ فیروز شاہ
کسی شہر میں رکھ کے فوج و سپاہ

کر اسباب سب سلطنت کا درست
پھر آئے اُسی جا پہ چالاک و چست

وہاں کا جو تھا شاہ انجم سپاہ
جسے لوگ کہتے تھے مسعود شاہ

نامہ بھیجنا بینظیر کا مسعود شاہ کو خواستگاری میں بدر منیر کے

کیا نامہ یوں ایک اُس کو رقم
کہ اے شاہ شاہان والے فخر جم

فریدوں مثال و سکندر نژاد
مراد جہاں و جہانِ مراد

جہانِ شجاعت زمانِ کرم
دل رستم گر دحا تم ، ہمم

میں وارد ہوں یاں ایک مہماں غریب
لے آئے ہیں مجھ کو مرے یاں نصیب

نوازش سے اپنی کرم کیجیے
غلامی میں اپنی مجھے لیجیے

ہمیشہ سے ہے راہ و رسم جہاں
کہ وابستہ یوں ہیں ہے کار جہاں

جہاں پر ہے روشن کہ میں ماہ ہوں
ملک زادہ ابن ملک شاہ ہوں

ہر اک مجھ سے واقف ہے برنا و پیر
کہ ہے نام میرا شہ بے نظیر

بیاں سب کیا ماضی و حال کا
بجمل لکھا فوج و اموال کا

جتا کر بہت عجز اور انکسار
لکھا حرف اک یہ بھی آخر کی بار

کہ جو ہووے برعکس شرع شریف
وہ ہے اپنے مذہب میں اپنا حریف

اگر مانیے خیر تو مانیے
نہیں آپ آیا ہمیں جانیے

گیا یہ جو مسعود شہ کو پیام
سُنا اور پڑھا خط کا مضموں تمام

سمجھ اس کا مضمون مسعود شاہ
کہ اتنی ہے فوج اور یہ کچھ ہے سپاہ

اگر جنگ ہو تو بڑی جنگ ہو
پھر اس میں خدا جانے کیا رنگ ہو

اور آخر یہی ہے زمانہ کی چال
کہ پیوند ہوتے ہیں باہم نہال

نہ تازی یہ کچھ رسم پیوند ہے
ہمیشہ سے عالم برومند[1] ہے

جواب نامہ بینظیر کا ملک مسعود شاہ سے

لکھا نامہ اس کے وو ہیں در جواب
کہ عاقل کو نکتہ لگے ہے کتاب

لکھا بعد حمد و ثنائے خدا
پس از نعت احمدؐ شہ انبیا

کہ نامہ تمہارا جو سربستہ تھا
وہ راز نہاں اپنے ہاتھوں کھلا

شریعت کے عالم میں مجبور ہیں
نہیں اپنے نزدیک ہم دور[2] ہیں

اگر ہم کبھی اپنے دعوے پہ آئیں
تمہارے فلک کو نہ خاطر میں لائیں

ابھی گھر سے نکلے ہو لڑکوں کے طور
نہیں نیک و بد پر تمہیں اپنے غور

کسی پاس دولت یہ رہتی نہیں
سدا ناؤ کاغذ کی بہتی نہیں

ولے کیا کریں رسم دنیا ہے یہ
وگرنہ گھمنڈ آپ کا کیا ہے یہ

زبس ہم کو ہے پاس شرع رسول
سو اس واسطے کرتے ہیں ہم قبول

خلاف[3] پیمبرؐ کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

[1] برومند۔ پھل دینے والا ١٢ [2] دور ہیں یعنی ہمارے خیالات بہت بلند ہیں ١٢۔ آسی
[3] جو پیغمبر صلے اللہ علیہ واصحابہ وسلم کے خلاف ہو کر رستہ چلا وہ منزل پر نہیں پہونچ سکتا ١٢

اک اچھی سی تاریخ ٹھہرائیے — دیا حکم ہم نے تمھیں آئیے
گیا ایلچی لے کے نامہ اُدھر — اُڑی ہر طرف یہ خوشی کی خبر
سنی یہ جو نامہ کی گفت و شنید — ہوئی شاہزادے کو گویا کہ عید
کشادہ ہوئے دل جو تھے غم سے تنگ — اُسی دن سے ہونے لگے راگ و رنگ
ہوئیں ہر طرف سب دل آزاریاں — لگیں ہونے شادی کی تیاریاں
بلا شگنیوں کو بتا سال و سن — مقرر کیا نیک ساعت کا دن

داستان بینظیر اور بدرِ منیر کے بیاہ کی اور اُس کے تجمل میں

کدھر ہے تو اے ساقیِ گلبدن — دھری آج اُس شمع رو کی لگن[1]
بُلا مطربانِ خوش آواز کو — کہ آویں لیے اپنے سب ساز کو
وہ اسباب شادی کا تیار ہو — مکرر نہ پھر جس کی تکرار ہو
بڑی خواہشوں سے جب آیا وہ روز — چڑھا بیاہنے وہ مہِ دل فروز
محل سے نکل جب ہوا وہ سوار — بجے شادیانے بہم ایک بار
کروں اُس تجمل کا کیونکر بیاں — کہ باہر ہے تقریر سے وہ سماں
وہ دولہا کے اُٹھتے ہی اک غل پڑا — لگا دیکھنے اُٹھ کے چھوٹا بڑا

[1] لگن دھرنا۔ بیاہ کے پہلے لڑکی والے کے یہاں سے کچھ سامان اور شادی کے متعلق مقرر کردہ تاریخ کا ایک تحریر کردہ کاغذ لڑکے والے کے یہاں جاتا ہے ۱۲۔ آسی

کوئی دوڑ گھوڑوں کو لانے لگا — کوئی ہاتھیوں کو بٹھانے لگا
لگا کہنے کوئی ادھر آئیو — ارے رتھ شتابی مری لائیو
کسی نے کسی کو پکارا کہیں — نہ لانے پہ میانے[1] کے مارا کہیں
کوئی پالکی میں چلا ہو سوار — پیادوں کی رکھ اپنے آگے قطار
جو کثرت میں دیکھا کہ گاڑی نہیں — کوئی ماںگے[2] تانگے میں بیٹھا کہیں
سپر اور قبضے کھڑکنے لگے — سواروں کے گھوڑے بھڑکنے لگے
ٹکورے[3] وہ نوبت کے اور اُن کے بعد — گرجنا وہ دھونسوں کا مانند رعد
وہ شہنائیوں کی سہانی دھنیں — جنھیں گوشِ زہرہ مفصل سنیں
ہزاروں تمامی کے تختِ رواں — اور اہلِ نشاط اُن پہ جلوہ کناں
وہ طبلوں کا بجنا اور اُن کی صدا — دوگانا کہ اچھا بنا لاڈلا
وہ نوشہ کا گھوڑے پہ ہونا سوار — وہ موتی کا سہرا جواہر نگار
ٹھہر کر وہ گھوڑوں کا چلنا سنبھل — ہما کے وہ دونوں طرف مورچھل
وہ فانوسیں آگے زمرد نگار — کہ ہو سبز مینا جنھوں پر نثار
دورستہ جو روشن چراغاں ہوئے — تپنگے خوشی سے غزلخواں ہوئے
ہوا دن جو روشن چراغان سے — پڑھے شعر نوری کے دیوان سے
چراغوں کے تڑپو[4] لیے جابجا — اور اُن میں وہ بازاریوں کی صدا
کوئی پان بیچے کھلونے کوئی — کوئی دال موٹھ اور سلونے کوئی

[1] میانہ ایک سواری جسے کہار وغیرہ اُٹھاتے ہیں ۱۲ [2] مانگے۔ تانگے کی جگہ مستعار شے ۱۲ [3] ٹکورا۔ نوبت اور ڈھول کی آواز۔ دھونسا، بڑا نقارہ ۱۲ [4] تڑپولیا۔ تین در کے بنائے ہوئے دروازے ۱۲

تماشائیوں کا جدا اک ہجوم　　پتنگے کریں جوں چراغوں پہ دھوم
کڑکنا وہ نوبت کا باجوں کے ساتھ　　گرجنا وہ دھونسوں کا دھوں دھوں کے ساتھ
برابر ادھر اور اُدھر جوق جوق　　وہ آواز قرنا[1] اور آواز بوق
وہ کالے پیادے وہ اُن کی نفیر[2]　　کہ تا چرخ پہونچے صدا اُن کی چیر
وہ آرائش اور گل کئی رنگ کے　　وہ ہاتھی کہ دو دیو تھے جنگ کے
وہ ابرک کی ٹٹی وہ مینے کے جھاڑ　　کہے تو کہ تختے کی اوجھل پہاڑ
دو رستہ برابر برابر وہ تخت　　کسی پر کنول اور کسی پر درخت
وہ رنگیں کنول اور وہ شمع و چراغ　　کھلے جس طرح لالۂ نور باغ
جہاں تک نظر آوے اُن کی قطار　　طلسمات کی سی ہوا پر بہار
اناروں کا دغنا چھچھنے کا زور　　ستاروں کا چھٹنا پٹاخوں کا شور
اُڑایا ستاروں کو جو آگ نے　　تو ہاتھی لگے بن کو پھر بھاگنے
وہ مہتاب کا چھوٹنا بار بار　　ہر اک رنگ کی جس سے دونی بہار
دھواں چھپ گیا نور میں نور ہو　　سیاہی اُڑی شب کی کافور ہو
سراسر وہ ہر طرف مشعل کے جھاڑ　　کہ جوں نور کے مشتعل ہوں پہاڑ
زری پوش سردار سب یک دگر　　پھریں برق کی طرح ایدھر اُدھر
کہے تو کہ نزدیک اور دور سے　　زمین در زماں بھر گیا نور سے
جب آئی وہ دولھن کے گھر پر برات　　کہوں واں کے عالم کی کیا تم سے بات
ہوا واں کی صحبت کی رنگ بہشت　　دھرے تختے گرد عنبر سرشت

[1] قرنا - بوق - باجوں کے نام ترئی وغیرہ ۱۲ [2] نفیر - آواز ۱۲ - آسی

کھڑے بادلوں کے وہ خیمے بلند　　کریں عالم نور جس کو پسند
عجب مسند اک جگمگی اور فرش　　تمامی کے عالم کا چوکور فرش
بلوریں دھرے شمعداں بیشمار　　بڑھیں موم کی بتیاں چار چار
نئے رنگ کے اور نئے طور کے　　دھرے ہر طرف جھاڑ بلور کے
تماشائیوں کی یہ کثرت تھی بس　　لگے ایک سے ایک سب پیش و پس
دو زانو زری پوش بیٹھے تمام　　شراب خوشی کے کیے نوش جام
وہ دولھا کا مسند پہ جا بیٹھنا　　برابر رفیقوں کا آ بیٹھنا
طوائف کا اٹھنا اک انداز سے　　دکھانا وہ آ صورتیں ناز سے
کروں راگ اور ناچ کا کیا بیاں　　قدیمی کسی وقت کا سا سماں
وہ ارباب عشرت کا آپس میں مل　　جمانا گھڑنگ[1] راگ کا دے کے دل
وہ ایمن[2] کی تانیں ادھر اور اُدھر　　ملے سُر طنبوروں کے یکدگر
اور اُس صحن سے اک چھوکری کا نکل　　جتانا ہنر اپنا پہلے پہل
اُلٹنا دوپٹے کا دیدے کے تال　　وہ ڈھاٹا سا قد اور کہروے[3] کی چال
کبھی برطومیں دکھانی ادا　　کہ جوں ٹوٹ کر بجلی ہووے ہوا
کبھی گت[4] بھری ناچنا ذوق سے　　کہ تیورا کے عاشق گرے شوق سے
ادھر کی یہ گت اور اُس کا سبھاؤ　　اُدھر اوٹ میں نایکہ کا بناؤ
کھڑے ہو کے دو گھونٹ حقے کے لے　　چبا پان اور رنگ ہونٹوں پہ دے

[1] نام راگ کا ۱۲ [2] ایمن ایک راگ کا نام ۱۲ [3] کہروا - ایک قسم کا ناچ جو اکثر صبح کو ناچا جاتا ہے ۱۲ [4] گت بھری ایک ناچ کا نام ۱۲ - آسی

انگوٹھے کی لے سامنے آرسی | وہ صورت کو دیکھ اپنی گر آرسی
الٹ آستیں اور مُہر کیا چاک | نئے سرے انگیا کو کر ٹھیک ٹھاک
بنا کنگھی اور کر کے ابرو درست | جھٹک دامن اور ہو کے چالاک و چست
دوپٹے کو سر پر الٹ اور سنبھل | یکایک وہ صف چیر آنا نکل
پکڑ کان اور گھنگروؤں کو اٹھا | پہن پاؤں میں اپنے سر سے چھوا
ادھر اور ادھر رکھ کے کاندھے پہ ہاتھ | چلے ناچتے آنا سنگت[۱] کے ساتھ
فتح چند کے ہاتھ کی مورت ایک | نچائی ہوئی چاند سی صورت ایک
کبھی ناچنا اور گانا کبھی | رجھانا کبھی اور بتانا[۲] کبھی
خوش آوازیاں اور گانا خیال[۳] | دکھانا ہر اک دم میں اپنا کمال
وہ شادی کی مجلس وہ گانے کا رنگ | وہ جی کی خوشی اور وہ دل کی ترنگ
وہ پھولوں کے گہنے کناری کے ہار | وہ بیٹھی ہوئی رنڈیوں کی قطار
وہ بیڑوں کے پتے پڑے ہر طرف | غم دل جسے دیکھ ہو برطرف
ادھر تو یہ رنگ تھا اور یہ راگ | محل میں ادھر گھوڑیاں[۴] اور سہاگ
وہ گھر میں شادی مبارک وہ ڈھول | وہ ٹونے[۵] سلونے وہ میٹھے سے بول
اترنے کی وال سمدھنوں کی پھبن | کھلیں پھول جیسے چمن در چمن
گلوں میں پہنانا وہ ہنس ہنس کے ہار | شاباش وہ پھولوں کی چھڑیوں کی مار

۱ سنگت۔ سفرائی ساز ندے ۱۲ ۲ بتانا۔ بھاؤ بتانا ۱۲ ۳ خیال۔ ایک راگ ۱۲ ۴ گھوڑیاں ایک قسم کا گیت جو عورتیں شادی بیاہ میں گاتی ہیں ۱۲ ۵ ٹونے سلونے۔ ایک قسم کے گیت جو مراثنیں شادی میں گاتی ہیں اور وہ فحش بھی ہوتے ہیں ۱۲

دکھاتا وہ بن بن کے اپنا بناؤ | وہ آپس کی رسمیں وہ آپس کے چاؤ
قہاتے[۱] ہنسی شور و غل تالیاں | سہانی سہانی نئی گالیاں
غرض کیا لکھوں تاب مجھ میں نہیں | نہ دیکھے گا عالم کوئی یہ کہیں

داستان نکاح ہونا بینظیر کا ساتھ بدرِ منیر کے اور شادی نجم النسا کی پری زاد سے اور رخصت ہونا آپس میں

چھکا ہوں نشے میں بہت ساقیا | مجھے بدلے اب مے کے شربت پلا
کسی پر نہ ایسا ہو جو بار ہوں | کہ پھر میں گلے کا ترے ہار ہوں
ہوا جب[۲] نکاح اور بٹے پان | پلا سب کو شربت دیے خاصدان
اٹھا پھر تو نوشاہ بعد از نکاح | محل میں بلانے کی ٹھہری صلاح
چلا یوں وہ دولھا دولھن کی طرف | اڑے جیسے بلبل چمن کی طرف
وہاں تک پہنچتے ہوئے کیا کہوں | ہوئے ٹوٹکے[۳] لاکھ بہر شگون
ہوا لیکن اس وقت دونا مزا | کہ دولھا دولھن جب ہوئے ایک جا
عروسی وہ گہنا وہ سوہا[۴] لباس | وہ مہندی سہانی وہ پھولوں کی باس
ملا سرخ جوڑے پہ عطر سہاگ | کھلے مل کے آپس میں دونوں کے بھاگ
دکھا مصحف[۵] اور آرسی کو نکال | دہرا بیچ میں سر پہ آنچل کو ڈال
نہ تھا وصل اس طرح کا دھیان میں | خدا نے کیا آن کی آن میں

۱ قہاتے۔ قہقہے ۱۲ ۲ بعض جگہ نکاح کے بعد ہار پان تقسیم ہوتے ہیں اور حاضرین کو شربت پلانے کی رسم ہے ۱۲ ۳ ٹوٹکا۔ ایک قسم کا سحر۔ جنتر منتر ۱۲ ۴ سوہا۔ سرخ ۱۲ ۵ آرسی مصحف شادی کی ایک رسم جو مشہور ہے ۱۲